91254 ـ دوسرا خاوند پہلے خاوند كى اولاد سے برا سلوك كرتا ہے كيا ان كے ليے عليحدہ فليٹ لے كر ہفتہ ميں كچھ دن پہلے خاوند كى اولاد كے ساتھ رہ سكتى ہے

سوال

ميں نے اپنے ملك كے ايك شخص سے شادى جو يونيورسٹى ميں پروفيسر تھا اور اس سے ميرے چار بچے ہوئے ليكن بارہ برس بعد ہمارے درميان عليحدگى ہوگئى، پھر ميں نے ايك ايسے شخص سے شادى كى جس سے خير كى توقع تھى اور اسے علم تھا كہ ميرے چار بچے بھى ہيں.

دوسرے خاوند نے ميرے ساتھ اور ميرے بچوں كے ساتھ بہت برا سلوك كيا، حتى كہ ميرى ملك كى عدالت نے ميرے ايك بچہ بھى لے ليا، دوسرے خاوند سے ميرا ايك بچہ بھى ہے يہ شخص بہت سختى كرتا ہے حتى كہ اپنے بچے كے ساتھ بھى بہت سختى كرتا ہے، اور كہتا ہے كہ اس طرح اس كى تربيت ہو گى.

مجھے زدكوب كرتا اور ميرے گھر والوں اور مجھے بھى گالياں نكالتا ہے، حالانكہ ميں دين كا التزام كرتى اور الحمد للہ اللہ كا خوف ركھتى ہوں، مجھ پر طعن كرتا ہے، اور ميرى عزت و شرف پر بھى بہتان لگاتا ہے، جب حالات بہت زيادہ خراب ہو گئے تو ميں نے ايك فليٹ كرايہ پر لے ليا اور اپنے بچوں كو اس ميں بھيج ديا كہ ميں ہفتہ كے ايام بچوں اور خاوند ميں تقسيم كر كے كچھ دن بچوں كے پاس رہا كروں گى، ليكن اس شخص نے ايسا كرنے سے انكار كرديا.

اور اس كے بيٹے نے بھى اپنے ماں جائے بھائيوں كو ملنے سے انكار كر ديا، اور يہى نہيں بلكہ ميرے ساتھ ان كے پاس جانے سے بھى انكار كر ديا، مشكل يہ ہے كہ وہ يہ تسليم نہيں كرتا كہ اس نے ايسا كرنے پر اتفاق كيا تھا، اور ميں جب بھى بچوں كے پاس جاتى ہوں تو ميرے ليے بددعا كرتا ہے كہ اللہ اور اس كے فرشتے تجھ پر لعنت كرتے ہيں.

كيا ميں نے اپنے بچوں كو اس عذاب سے بچا كر گناہ كا ارتكاب كيا ہے، اور كيا جب ميں اپنے بچوں كے پاس جاتى ہوں تو گنہگار ہوتى ہوں، ميرا خاوند مجھے روكنے كى كوشش كرتا اور كہتا ہے يہ اس كى مشكل نہيں، اور ميں تيرا وہاں جانا قبول نہيں كرتا، تو كيا وہ جو مجھ پر لعنت كرتا ہے وہ مجھے پہنچتى ہے، برائے مہربانى مجھے اس كے متعلق معلومات فراہم كر كے عند اللہ ماجور ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى شخص كسى عورت سے شادى كرے اور اس عورت كے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں، اور رخصتى كے وقت اس شخص كو ان بچوں كا علم ہو، اور اس نے انہيں كہيں دوسرى جگہ ركھنے كى شرط نہ لگائى ہو تو بعد ميں وہ انہيں اپنى والدہ كے ساتھ اپنے گھر ميں رہنے سے روكنے كا حق نہيں ركھتا، اہل علم كا فيصلہ يہى ہے؛ كيونكہ عقد

نكاح كے وقت اس كى خاموشى اس كى رضامندى ہى شمار ہوگى كہ وہ انہيں اپنے ساتھ ركھنے پر راضى ہے.

اور اسى طرح اگر ان چھوٹے بچوں كى پرورش كرنے والا كوئى نہ ہو جس كے پاس وہ جائيں تو خاوند كو انہيں اپنے ساتھ ركھنے پر مجبور كيا جائيگا.

خرشى رحمہ اللہ مختصر خليل كى شرح ميں لكھتے ہيں:

" معنى يہ ہے كہ اگر خاوند اور بيوى ميں سے كسى كا چھوٹا بچہ ہو، اور دوسرى اسے گھر سے نكالنا چاہتا ہو تو وہ ايسا ايك شرط پر كر سكتا ہے كہ اس كى پرورش كرنے والا مہيا كرے، اور اس كى اخراجات برداشت كرے.

ليكن اگر بچے كى پرورش اور ديكھ بھال كرنے والا كوئى نہ ہو تو پھر اسے اپنے پاس ركھنے پر مجبور كيا جائيگا (ليكن اگر وہ بنا كرے اور وہ بچہ اس كے ساتھ ہو) يعنى خاوند اور بيوى ميں سے كوئى ايك جب اپنے ساتھ كے ساتھ زندگى كى ابتدا كرے اور اس كے ساتھ بچہ ہو اور دوسرے كو اس كا علم بھى ہو، ليكن بعد ميں وہ اسے اپنے پاس سے اسے نكالنا چاہے تو اسے ايسا كرنے كا حق نہيں ہے.

اور اگر رخصتى كے وقت اسے علم نہيں ہے تو پھر اسے منع كرنے كا حق حاصل ہے، يہ تو اس صورت ميں ہے جب بچے كى پرورش كرنے والا كوئى نہيں، اور اگر بچے كى پرورش كرنے والا كوئى نہيں تو پھر وہ بچے كو اپنے گھر ميں ركھنے سے نہيں روك سكتا، چاہے رخصتى كے وقت علم ہو يا علم نہ ہو " انتہى

ديكھيں: شرح الخرشى على مختصر خليل (4 / 189).

اور اگر خاوند آپ كى اولاد سے برا سلوك كرتا ہے كہ بچوں كو اس گھر ميں رہنے ضرر و نقصان ہو تو پھر بچوں كے ليے عليحدہ فليٹ كرايہ پر لينے ميں كوئى حرج نہيں، اور اس ميں بھى كوئى حرج نہيں كہ آپ ان كے پاس جا كر ان كى ضروريات پورى كريں اور ان كى ديكھ بھال كريں، چاہے اس كے ليے آپ كو وہاں آدھا ہفتہ رہيں جيسا كہ آپ نے بيان كيا ہے.

جب انہيں اتنے دن آپ كے وہاں رہنے كى ضرورت ہو تو آپ كا خاوند آپ كو ايسا كرنے سے منع نہيں كر سكتا، كيونكہ تربيت اور ديكھ بھال ميں اولاد كا يقينى حق ہے، يہاں ابتدائى طور پر كوتاہى تو خاوند كى جانب سے ہوئى ہے، اب اسے اختيار ہے چاہے تو وہ اس حالت كو قبول كرلے يا پھر كسى دوسرى عورت سے شادى كر كے آپ كو فارغ كر دے.

رہى ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كى يہ حديث كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب عورت اس حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو تو صبح ہونے تك فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5193) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736).

عورت اس وعید کی مستحق اس وقت ہوتی ہے اور اس پر لعنت اس وقت ہوتی ہے کہ اگر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرتی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" یہ بغیر کسی عذر کے بیوی کا اپنے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرنے کی حرمت کی دلیل ہے " انتہی

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.